روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 22 جولائی 2011ء 19 شعبان 1432 ہجری 22 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 168

حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہ ایسا نہ ہو کہ تو پہچانا جائے اور تجھے اذیت دی جائے۔

(فردوس الاخبار جلد اول ص179 حدیث نمبر510)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پیشگوئیوں کے اقسام میں سے اول وہ پیشگوئی ہے جس کی طرف وحی الٰہی و انتھیٰ امر......... میں اشارہ ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالف لوگوں سے ہمارا جنگ ہوگا مخالف چاہیں گے کہ اس سلسلہ میں ناکامی رہے اور لوگ اس طرف رجوع نہ کریں اور نہ قبول کریں پر ہم چاہیں گے کہ لوگ رجوع کریں۔آخر ہمارا ہی ارادہ پورا ہوگا اور لوگوں کا اس طرف رجوع ہو جائے گا اور وہ قبول کرتے جائیں گے (۲) دوسری پیشگوئیوں میں یہ خبر دی گئی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ دور دور سے مالی امداد بھیجی جائے گی اور دور دور سے خطوط آئیں گے اور اس قدر تواتر اور کثرت سے مالی مدد پہنچے گی کہ جن راہوں سے وہ مالی مدد آئے گی وہ سڑکیں گہری ہو جائیں گی۔(۳) تیسری پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اس قدر لوگ ارادت اور اعتقاد سے قادیان میں آئیں گے کہ جن راہوں سے وہ آئیں گے وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی (۴) چوتھی پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ لوگ تیرے ہلاک اور تباہ کرنے کے لئے کوشش کریں گے مگر ہم تیرے محافظ رہیں گے (۵) پانچویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں دنیا میں تجھے شہرت دوں گا اور تو دور دور تک مشہور ہو جائے گا اور تیری مدد کی جائے گی۔(۶) چھٹی پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اس قدر لوگ کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے کہ تو تھک جائے یا باعث کثرت اژدحام ان سے تو بدخلقی کرے (۷) ساتویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ بہت سے لوگ اپنے اپنے وطنوں سے تیرے پاس قادیان میں ہجرت کر کے آئیں گے اور تمہارے گھروں کے کسی حصہ میں رہیں گے وہ.....کہلائیں گے۔

یہ سات پیشگوئیاں ہیں جن کی خبر ان کلمات وحی الٰہی میں دی گئی ہے اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس زمانہ میں یہ ساتوں پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔کیونکہ.........طرح طرح کے منصوبے تراش کر کے ناخنوں تک زور لگایا کہ تا میری طرف رجوع نہ کرے اور حیا کو بالائے طاق رکھ کر خدا تعالیٰ سے جنگ کیا اور کوئی دقیقہ مکر اور فریب اور دھوکہ دینے کا اٹھا نہ رکھا اور بعض نے میری نسبت جھوٹی مخبریاں کیں تا کسی طرح گورنمنٹ کو ہی افروختہ کریں اور بعض نے جاہل (۔) کو افروختہ کیا تا وہ دکھ دیتے رہیں مگر آخر کار وہ سب نامراد رہے اور یہ پوداز میں میں مخفی نہ رہ سکا اور ایک جماعت کی صورت پیدا ہوگئی جس کے ثابت کرنے کی کچھ ضرورت نہیں کہ بدیہی امر ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ۔ روحانی خزائن جلد21ص72)

نماز سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”نماز سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں ہے۔کیونکہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں۔اور زکوٰۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے۔مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی) کو پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نہ کریں۔اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے۔اُسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اُسی سیکنڈ میں۔کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں۔اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے۔مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے۔جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے۔اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع، علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں اگر اسے مہر آ جاوے تو ابھی دے دیوے۔بڑی تضرع سے دعا کرے۔ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اور اگر اسی طرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لے گا۔اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہوں گے اور خود خدا بھی ملے گا تو یہ طریق ہے جس پر کاربند ہونا چاہیے۔مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے۔ایک بیٹا اگر باپ کی پروانہ کرے اور ناخلف ہو تو باپ کو اس کی پروا نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ 681)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء
مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 625

باغ ہدایت اور خوش نوا بلبل

حضرت مسیح موعود نے جس شان وشوکت اور شدومد سے عربی، فارسی اور اردو زبانوں کو پیغام ماموریت کی عالمی اشاعت کا ذریعہ بنایا اور پھر دامن نظم ونثر کو آسمانی موتیوں سے بھر دیا وہ دعوت و ارشاد کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔

ذیل میں اس فرستادہ امام ربانی کے قلم مبارک سے نکلے ہوئے آخری عربی قصیدہ کے چند اشعار کا ترجمہ حضور ہی کے الفاظ میں زیب قرطاس کیا جاتا ہے۔آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ

میری روح خدا کی تقدیس کے لئے ایک کبوتری ہے یا ایک بلبل ہے جو خوش آواز سے بول رہی ہے۔میں تمہارے پاس بے وقت بطور لہو ولعب کے نہیں آیا میں اس وقت آیا جب کہ زمانہ رات کی طرح تھا۔اے لوگو! اپنی حرص و ہوا کو چھوڑ دو،توبہ کرو اور خدا غفور و رحیم ہے۔رب کریم ہے، وہ ڈرنے والے کو بخش دیتا ہے۔کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو گناہ کے بعد پچھتاتا ہے۔اے لوگو! اپنی موتوں کو یاد کرو۔جب موتیں آتی ہیں تو واپس نہیں ہوتیں اور ناگاہ پکڑ لیتی ہیں۔

مال کثیر کے ساتھ فخر کرنا جہالت ہے۔یہ وہ بادل ہے جس میں کم پانی ہے جو ٹھہر نہیں سکتا ہمارے منہ پر خدا کا نور روشن ہے اگر تم میں کوئی دیکھنے والا ہو بخدا کہ خدا تعالیٰ کا عزیز رسوا نہیں ہوگا اور بخدا کہ تو غالب نہیں ہوگا اور رد کیا جائے گا یہ خدا کی طرف سے خبر پختہ ہے محکم ہے پس سن رکھ اور اس کا قرار دادہ وقت آرہا ہے اور بخدا ہر ایک مکر کا دھاگہ توڑ دیا جائے گا خواہ وہ نرم مکر ہے اور خواہ سخت مکر ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد22 صفحہ 361)

یہ مبارک قصیدہ اگرچہ ستمبر 1906ء میں سپرد قرطاس ہوا مگر اپنے دور رس نتائج اور زندہ حقائق کے اعتبار سے روز اول کی طرح تازہ ہے اور تازہ رہے گا۔

حضرت اقدس کس درد بھرے دل سے فرماتے ہیں:۔ ؎

ہم نے ہے اس کو مانا قادر ہے وہ توانا
اُس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے
میں ہوں ستم رسیدہ اُن سے جو ہیں رمیدہ
شاہد ہے آب دیدہ واقف بڑا یہی ہے

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نسبت آسمانی انکشاف

خلیفۃ الرسول امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کی جلیل القدر شخصیت پر مورخین اور اصحاب اسیر کا نہایت گرانقدر اور عالی پایہ لٹریچر بار بار پڑھنے کے لائق ہے۔اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود نے جناب الٰہی کی طرف توجہ فرمائی تو آپ پر جو انکشاف ہوا وہ آپ کی فصیح و بلیغ عربی تالیف ''سرالخلافہ'' کی زینت ہے جس کے ایک حصہ کا ترجمہ قارئین الفضل کے ازدیاد علم وعرفان کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔فرمایا

مجھے علم دیا گیا ہے کہ صدیقؓ تمام صحابہ میں سے بڑی شان اور بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔..........

یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عارف کامل، عادۃً حلیم اور فطرۃً رحیم تھے۔خاکساری اور انکسار آپ کا شیوہ تھا اور عفو، شفقت ورافت آپ کا معمول تھا اور آپ کی پیشانی سے نور ٹپکتا تھا۔آپ کا آنحضرتؐ سے ایسا گہرا تعلق تھا کہ آپ کی روح آنحضرتؐ کی روح پاک سے متحد ہو چکی تھی اور آپ پر انہیں انوار کا نزول ہوگیا تھا۔جو آنحضرتؐ کے شامل حال تھے اور آنحضرتؐ کے انوار و فیوض عظیمہ آپ پر محیط تھے۔فہم قرآن اور محبت نبویؐ میں آپ کو سب لوگوں سے ممتاز طور پر حصۂ وافر ملا تھا۔

اور جب آپ پر روحانی عالم اور اسرار الٰہیہ کا دروازہ کھلا۔تو آپ نے عام دنیوی تعلقات اور جسمانی علائق کو چھوڑ دیا اور محبوب حقیقی کے رنگ میں رنگین ہو گئے اور خداوند یکتا کی راہ میں ہر ایک مراد کو چھوڑ دیا اور جسمانی کدورتوں کا جامہ اتار کر خدائی صفات کا جامہ پہن لیا اور رضائے الٰہی میں محو ہو گئے۔

اور جب عشق حقیقی آپ کے رگ و ریشہ میں اور ہر ذرۂ وجود میں جاگزین ہو گیا اور اس کے انوار آپ کے افعال واقوال اور نشست و برخاست میں نمایاں طور پر نظر آنے لگے تو آپ کو صدیق کا نام دیا گیا اور تازہ اور باریک علوم خداوند تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے جس کے نتیجہ میں صدق آپ کی فطرت میں داخل ہو گیا اور طبعی عادت بن گیا اور اس کے آثار وانوار آپ کے ہر ایک قول وفعل اور ہر ایک حرکت وسکون میں۔نیز آپ کے حواس اور الفاظ اور انفاس طیبہ میں ظاہر ہو گئے اور آپ کو خداوند کریم نے اپنے خاص انعام یافتہ لوگوں میں داخل فرمایا اور حق یہ ہے کہ آپ کا وجود **کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھا** اور آپ ارباب فضل وکمال کے پیشوا اور انبیاء کی پاک سرشت سے بہرہ یاب تھے۔میرا یہ کلام مبالغہ پر ہرگز مبنی نہیں ہے نہ اس کی بناء محض خوش اعتقادی پر ہے **بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر ہوئی ہے۔**

(ترجمہ ''سرالخلافہ''۔روحانی خزائن جلد8 صفحہ 337)

دعوتِ فکر

قندیل حرم تو روشن ہے کیوں آتے نہیں کچھ پروانے
خواہش تھی جنہیں مر مٹنے کی وہ آج ہوئے کیوں فرزانے

تہذیب کے دورِ حاضر میں ناقابلِ فہم ہے ذوقِ نظر
حق سے ہیں گریزاں ''اہلِ خرد'' مرغوب ہیں ان کو افسانے

دیکھو ذرا چشم بصیرت سے توحید کی مے کے متوالو
میخانہ وہی ساقی بھی وہی گردش میں وہی ہیں پیمانے

''قـــدافـــلـــح'' پیش نظر رکھو اس مردِ مزکی کو ڈھونڈو
جس کے لئے شمس و قمر آئے گردوں سے زمین پر سمجھانے

دنیا میں ہیں لاکھوں فرزانے لیکن ہیں وہ جرأت سے عاری
یہ عشق کا صحرا ہے پیارو مطلوب یہاں ہیں دیوانے

کیا شان ہے آنے والے کی سجدے میں در و دیوار گرے
ویران ہوئیں آباد جگہیں آباد ہوئے پھر ویرانے

''سیـــروا'' پہ عمل کر کے دیکھو گر دیدۂ عبرت رکھتے ہو
آنکھوں کو جو خیرہ کرتے تھے برباد ہوئے وہ کاشانے

شبیر خدا کے فضلوں کا پھر ایک منادی آیا ہے
اے کاش زمانہ غور کرے اور اس کی صدا کو پہچانے

چوھدری شبیر احمد

پبلشرو پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مصلح موعود کی قیمتی ہدایات اور خداداد علم و عرفان

خطابات شوریٰ جلد اول سے چند شہ پارے

انتخاب: فرخ سلمانی

حضرت مصلح موعود نے مجالس شوریٰ میں جو ہدایات دیں یا خطاب فرمائے ان پر مشتمل 2 جلدیں خطبات شوریٰ کے عنوان سے فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی طرف سے شائع ہوئی ہیں جو حضرت مصلح موعود کی فہم وفراست اور انتظامی صلاحیتوں کا شاہکار ہیں۔ ان میں سے حضور کے چند منتخب ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ کیسے قائم ہوئی

حضرت صاحب کی طرف سے یہ انجمن مقبرہ بہشتی کے متعلق تھی۔ انجمن کارپرداز مصالح مقبرہ بہشتی اس کا نام رکھا گیا کہ ایسی مد خاص میں جو روپیہ آئے گا اُس کی نگرانی کرنی پڑے گی۔ اس کے لئے آپ نے یہ تجویز فرمائی کہ مولوی نورالدین صاحب کو اس کام پر مقرر کیا۔ پھر کہا گیا کہ یہ فوت ہو گئے تو پھر کیا ہوگا اس لئے ایسا قانون بنایا جاوے کہ بعد میں کوئی فساد نہ ہو۔ بعض دوستوں نے کہا انجمن بنا دی جاوے۔ پہلے ایک مدرسہ کی انجمن تھی وہی مقبرہ کے لئے مقرر تھی، وہی ریویو کے لئے۔ انہوں نے حضرت صاحب سے کہا مختلف کام ہیں ان کو اکٹھا کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے کہا اچھا اکٹھا کرلو۔ یہ تھی تجویز۔ نہ یہ کہ ایسی انجمن کے بنانے کی تجویز حضرت صاحب کے ذہن میں آئی اور آپ نے پیش کی اور یہ انجمن بنائی گئی بلکہ جن لوگوں کے سپرد کام تھے اُنہوں نے کہا کہ وقت کا حرج ہوتا ہے اس طرح انتظام ہو۔

اور عجب بات یہ ہے کہ اِس سے پہلے ایک انجمن تھی جس کو حضرت صاحب نے توڑ دیا اور حضرت صاحب نے تو نواب صاحب کو امیر مقرر کیا تھا مولوی محمد علی صاحب، حضرت مولوی نورالدین صاحب، مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو اس کے ممبر مقرر کیا تھا کہ آپ نواب صاحب کو مشورہ دیں اور جو حکم دیں ماننا ہوگا۔ چنانچہ کئی سال تک اس طریق سے کام ہوتا رہا.............

اس کے بعد نواب صاحب کے مقدمات تھے اس لئے اُنہیں لاہور جانا پڑا اور پیچھے انتظام خراب ہونے لگا۔ حضرت صاحب نے جب ان سے پوچھا تو اُنہوں نے لکھا کہ ایک تو میں آجکل یہاں رہتا بھی نہیں۔ دوسرے جو مشیر رکھے گئے ہیں ان میں سے ایک ایسے رنگ میں اثر ڈالتا ہے کہ چندہ کم ہوتا ہے اس طرح رکاوٹ ہوتی ہے، مجھے فارغ کیا جائے۔ آخر یہ انتظام چلتا رہا اور 1906ء میں اکٹھا کرنے کا مشورہ ہوا۔ ایک دن حضرت صاحب اندر آئے تو والدہ صاحبہ سے کہا کہ انہیں (یعنی مجھے) انجمن کا ممبر بنا دیا ہے۔ نیز ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کو اور مولوی صاحب کو تاکہ اور لوگ نقصان نہ پہنچاویں۔ پھر میاں بشیر احمد صاحب کا نام لیا گیا۔ آپ نے فرمایا وہ مدرسہ میں پڑھتے ہیں۔ افسر اُن کے ماتحت ہوں گے اس لئے اُن کو رہنے دو۔

پھر وہ جگہ جہاں آپ اُس وقت بیٹھے تھے اور جو وقت تھا مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے۔ آپ آئے اور کہا یہ نام تجویز کئے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب کا نام یقینی یاد ہے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب کا یقینی یاد نہیں کہ حضرت صاحب نے تجویز کیا یا نہیں۔ آپ کو کہا گیا چودہ نام لکھ لئے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اور چاہئیں باہر کے آدمی بھی ہوں اور ان کے نام بھی بیان کئے جن میں سے ذوالفقار علی خان صاحب، چوہدری رستم علی خان صاحب، ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کے نام اس وقت مجھے یاد ہیں۔ اس پر کہا گیا ہے کہ زیادہ آدمیوں سے کورم نہیں پورا ہوگا۔ آپ نے فرمایا اچھا تھوڑے سہی۔ پھر کہا اچھا ایک اور تجویز کرتا ہوں اور وہ یہ کہ مولوی صاحب کی رائے چالیس آدمیوں کی رائے کے برابر ہو۔ (یہ امیر نہیں تو اور کیا ہیں؟ 14 ممبر ایک طرف ایک کی رائے چالیس کے برابر ہو)۔

اُس وقت میرے سامنے ان لوگوں نے حضرت صاحب کو دھوکا دیا کہ حضرت ہم نے مولوی صاحب کو پریذیڈنٹ بنایا ہے اور پریذیڈنٹ کی رائیں پہلے ہی زیادہ ہوتی ہیں۔ حضرت صاحب نے کہا ہاں یہی میرا منشاء ہے کہ ان کی رائیں زیادہ ہوں۔ مجھے اُس وقت انجمنوں کا علم نہ تھا کہ کیا ہوتی ہیں ورنہ بول پڑتا کہ پریذیڈنٹ کی ایک ہی زائد رائے ہوتی ہے تو انہوں نے یہ دھوکا دیا پھر تفصیلی قواعد مجھے ہی دیئے گئے تھے اور میں ہی حضرت صاحب کے پاس لے کر گیا تھا اُس وقت آپ کوئی ضروری کتاب لکھ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کیا ہے؟ میں نے کہا انجمن کے قواعد ہیں۔ فرمایا لے جاؤ ابھی فرصت نہیں! گویا آپ نے ان کو کوئی وقعت نہ دی۔ (خطبات شوریٰ جلد 1 ص35)

ہماری فراخ حوصلگی

جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں۔ مذہبی معاملہ میں ہم لوگ تنگ دِل نہیں ہیں۔ ہم ایسے حوصلہ سے مخالفین کی باتیں سُنتے ہیں کہ دوسرے برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ میں اپنا ہی ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ مصر کے سفر میں تین آدمی ہندوستانی اُسی جہاز پر سوار تھے جس پر میں تھا۔ وہ ولایت پڑھتے تھے، گھر ملنے آئے تھے اور پھر واپس جا رہے تھے۔ وہ تین سال ولایت رہ آئے تھے اور اس رہائش سے دہریہ ہو گئے تھے۔ ان کو جو احمدیت سے مخالفت ہوسکتی تھی وہ ظاہر ہے۔ انھوں نے مجھ سے مذہبی گفتگو شروع کی جُونہی انہوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا انھوں نے سمجھا کہ یہ مذہبی آدمی ہے اس لئے گفتگو کرنے لگ گئے۔ شروع گفتگو میں ہی انہیں معلوم ہوگیا کہ میں احمدی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں اس سے وہ اور بھی جوش دکھانے لگے۔ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ پر ایسے گندے حملے کرنے لگے کہ ان کو برداشت کرنا مشکل تھا لیکن میں نے انہیں یہ معلوم نہ ہونے دیا کہ میں حضرت مسیح موعود کا لڑکا ہوں تاکہ وہ آزادی سے اعتراض کرسکیں۔ انھوں نے بڑے بڑے سخت حملے کئے۔ جھوٹے، فریبی، دُکاندار وغیرہ کہا اور عجیب عجیب تمسخر کرتے رہے۔ جب وہ سارے تیر چلا چکے اور میری گفتگو سے دبنے لگے اور اپنے خیالات کی انہیں غلطی محسوس ہوگئی اور انھوں نے اقرار کیا کہ ان کے خیالات میں تغیر پیدا ہوگیا ہے تب میں نے بتایا کہ مَیں حضرت مسیح موعود کا لڑکا ہوں۔ اس پر وہ مجھ سے معافی مانگنے لگے اور کہا کہ آپ نے پہلے کیوں نہ بتایا؟ میں نے کہا اس لئے نہیں بتایا تھا تاکہ آپ لوگ آزادی سے اعتراض کریں۔ اگر میں بتا دیتا تو یورپ کی اس تہذیب کی وجہ سے جو انھوں نے سیکھی تھی یہی کہتے کہ وہ سچے تھے اور جو کچھ ان کے دلوں میں تھا اسے ظاہر نہ کرتے اور وہ دُور نہ ہوسکتا۔

اسی طرح تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے یہاں ایک ڈاکٹر آیا جو بہائی تھا اس کو ہم نے بطور مہمان رکھا، اپنے مکان میں اتارا۔ وہ اپنے خیالات پھیلاتا رہا۔ کئی لوگوں نے کہا اس کو نکال دینا چاہئے تا اس کا بداثر کسی پر نہ ہو لیکن میں نے کہا تم بھی اپنے خیالات اسے سناؤ۔ پس ہم اس بارہ میں تنگ دل نہیں۔ (خطبات شوریٰ جلد 1 ص83)

وقت کی پابندی

''ہمارے ملک کی بدعادات اور ہماری سالہا سال کی جسمانی غلامی کا یہ نتیجہ ہے کہ اس وقت جبکہ جلسہ کی کارروائی شروع کرنے کا وقت ہو چکا ہے بہت سے ناظر صاحبان کی کُرسیاں خالی پڑی ہیں اور بہت سے نمائندوں کی کرسیاں بھی خالی ہیں۔

جو قومیں کام کرنے والی ہوتی ہیں اور جنھوں نے دنیا کو فتح کرنا ہوتا ہے، ان کے اعمال اور عادات دوسری قوموں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے اور وقت کی قدر کرتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں عام طور پر یہی طریق ہے کہ جو وقت کسی کام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے ہمیشہ یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ وقت نہیں ہے۔ ہماری مثال اُس لڑکے کی سی ہے جس کے متعلق کہتے ہیں وہ جانور چرا رہا تھا کہ اسے خیال پیدا ہوا لوگوں کا تجربہ کروں۔ وہ میری آواز پر آتے ہیں یا نہیں؟ اس خیال سے اس نے کہنا شروع کیا شیر آ گیا، شیر آ گیا۔ کسی نے اس مثال کو نظم میں لکھا ہے اور پہلی جماعت کے کورس میں جو کتاب ہوتی تھی اس میں درج تھی۔ جب اس کی آواز پر لوگ دوڑتے ہوئے گئے تو دیکھا وہ ہنس رہا ہے اور کوئی شیر نہیں ہے لیکن اس سے کچھ دن بعد حقیقتاً شیر آ گیا۔ اس پر اس نے پھر شور مچانا شروع کیا مگر پھر کوئی نہ آیا اور شیر نے آکر اُسے پھاڑ ڈالا۔

چونکہ ہم لوگوں کی عادت میں یہ بات داخل ہوگئی ہے کہ ہم وقت کی پابندی نہیں کرتے اس لئے جب کہا جاتا ہے کہ فلاں وقت آنا ہے تو لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ اُس وقت ضرور نہیں آنا۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اگر ہم دنیا میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وقت کی پابندی کی جائے کیونکہ وقت معین پر نہ آنا سُستی پر دلالت کرتا ہے اور کامیاب ہونے والے لوگوں میں سُستی نہیں ہونی چاہئے۔ امید ہے کہ دوست آئندہ ہر کام میں اس کی احتیاط کریں گے''۔ (خطبات شوریٰ جلد 1 ص123)

حضرت مسیح موعود کی جُوتی کے ٹکڑے کی قدر

مجھے تو اگر حضرت مسیح موعود کی جوتی کا ٹکڑا بھی ملے گا تو میں اسے خرید لوں گا اور میں انہی کا چندہ لوں گا جو میری طرح اسے خریدنے کے خواہش مند ہوں گے دوسروں سے چندہ لینے کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ مجھے انسانوں کی ضرورت اور احتیاج اُسی وقت تک ہے جب تک میرے خدا نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اگر یہ نہ رہیں گے تو

خدا تعالیٰ مجھے زمین سے رزق دے گا اور آسمان سے میرے لئے نازل کرے گا۔.....

حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے......اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔ ہماری کتابیں کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کی تشریحیں ہیں اور تشریحیں کرنے والے اور بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص148,147)

اظہار ناراضگی کا مطلب

میں نے بعض معاملات پر اظہار ناراضگی کیا تو احباب معافی مانگنے لگ جاتے ہیں۔ مجھے یہ بہت ناپسند ہے۔ وہ فعل اتنا برا نہیں جتنا معافی مانگ کر برا بنا دیا جاتا ہے۔ گویا اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں میں اپنے دل میں گرہ ڈال دیتا ہوں اور ہمیشہ کے لئے ان سے ناراض ہو جاتا ہوں میں اس طرح ناراض نہیں ہوا کرتا ہوں کہ ناراض ہوں اور کہوں نہیں اور جب کہوں نہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس فعل کو ناپسند کرتا ہوں مگر ناراض نہیں ہوں اس لئے دوستوں کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ اگر کسی بات کو میں ناپسند کروں اور اس کے خلاف اپنی رائے ظاہر کروں تو میں ناراض ہو جاتا ہوں۔ میں تو جس کے متعلق ایسی بات ہو اس کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اس کی اصلاح ہو۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص211)

داڑھی اور سنت

ایک شخص کے سوال پر کہ داڑھی کتنی لمبی ہونی چاہئے؟ حضور نے فرمایا:۔

''یہ چونکہ شرعی مسئلہ ہے اس لئے سب کمیٹی کا حق نہیں کہ کوئی حد مقرر کرے۔ اصل بات یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک قانون بتایا ہے اور وہ یہ کہ سنت رسول سے مراد وہ اعمال ہیں جو آپ نے خود کئے اور دوسروں کو ان کے کرنے کی تحریک فرمائی پس سنت کے یہ معنی نہیں کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا وہ سنت ہے بلکہ یہ ہے کہ جو کام آپ نے خود کیا اور جس کے کرنے کی دوسروں کو تحریک کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ تو ثابت ہے کہ آپ نے داڑھی رکھی اور یہ بھی ثابت ہے کہ دوسروں سے کہا رکھو۔ مگر یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اتنی لمبی داڑھی رکھو۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ بعض صحابہؓ کی داڑھی چھوٹی تھی۔ چنانچہ حضرت علیؓ کی چھوٹی داڑھی ہی تھی اور مؤرخوں کی رائے ہے کہ عام طور پر صحابہؓ کی چھوٹی داڑھی تھی۔ مظہر جان جاناں کے متعلق بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی داڑھی مختصر تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تو یاد نہیں مگر حضرت مسیح موعود کے متعلق معلوم ہے کہ آپ تزئین کراتے اور داڑھی کے بال بھی ترشواتے تھے۔ میں بھی ہمیشہ اسی طرح کراتا ہوں۔ اس وقت میری جتنی داڑھی ہے اگر میں اسے بڑھنے دوں تو اور زیادہ لمبی ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود ہفتہ وار داڑھی کے بال کتراتے جو کئی آدمیوں نے بطور تبرک رکھے ہوئے ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص242)

دلوں کی عمارتیں

یہ جو انتظام نظر آتے ہیں، صیغے بنے ہوئے ہیں، کارکن مقرر ہیں، یہ تو محض اس لئے ہیں کہ وسیع طور پر کام کیا جا سکے لیکن اگر اصل کام ہی رک جائے اور اس میں ضعف شروع ہو جائے تو پھر ہمیں کوئی ضرورت نہیں مدرسوں کی، کوئی ضرورت نہیں صیغوں کی، کوئی ضرورت نہیں دفتروں کی، ہم ان سب کو توڑ دیں گے اور خود دنیا میں نکل جائیں گے تا کہ دین کی خدمت کر سکیں۔ ان مٹی کی عمارتوں کو ہمیں کیا کرنا ہے۔ یہ اس وقت ہمارے پاس کہاں تھیں جب مسیح موعود آیا۔ اگر ہم ان عمارتوں کے ملبے بیچ کر اور سب کچھ لٹا کر بھی کامیاب ہو گئے تو سمجھیں گے کچھ نہیں کھویا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ہمیں دلوں کی عمارتیں بنانے کے لئے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ ہمیں اینٹ پتھر کی عمارتوں سے کیا غرض۔ آپ نے یہ بھی فرمایا آئندہ لوگ آئیں گے جو سنگ مرمر کی عمارتیں بنائیں گے۔ ان پر سونے کا کام کریں گے یہ کام اُن کے لئے رہنے دو۔ آؤ ہم دلوں کی عمارتیں بنائیں۔ پس اگر ہمیں ان عمارتوں کو فروخت کرنا پڑے، ان زمینوں کو بیچ ڈالنا پڑے تو کوئی پرواہ نہیں۔ یہ سارا نظام اسی وقت تک ہے جب تک ہم اصل فرض اور مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔ جب ہم سمجھیں گے کہ (-) کی عزت اس کی محتاج ہے تو ہمیں ان کے بیچ ڈالنے میں ایک منٹ کے لئے بھی دریغ نہ ہوگا۔ مگر کوئی غیرت مند احمدی پسند نہ کرے گا کہ اس کا مکان تو باقی رہے اور قوم کی عمارتیں بک جائیں۔ اس کی زمین تو باقی رہے لیکن (-) کی زمین فروخت ہو جائے۔ جب تک ایسے مخلصوں کی جماعت ہم میں موجود ہے اُس وقت تک یہ وقت نہیں آ سکتا کہ ہمارا ایک ایک حبہ نہ صرف ہو جائے اور ہماری ایک ایک دھجی نہ بک جائے، قومی عمارتیں فروخت کی جائیں۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص255)

مجلس مشاورت کی عزت

ہماری جماعت کو سمجھنا چاہئے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی عزت ان بنچوں اور کرسیوں کی وجہ سے نہیں ہے جو یہاں بچھی ہیں بلکہ عزت اس مقام کی وجہ سے ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اسے حاصل ہے......اسی طرح آج بیشک ہماری یہ مجلس شوریٰ دنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہوگا جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہوگا کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اس پر فخر کرتا۔ اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے۔ (خطابات شوریٰ جلد1 ص275)

دعوت الی اللہ کا شوق

نظارت تعلیم و تربیت کی رپورٹ میں ایک خاص بات بیان کی گئی ہے، اس کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ کہ یہاں 26 لڑکے ایک دوست کے خرچ پر پڑھ رہے ہیں۔ وہ دوست خود ان پڑھ ہیں معمولی دستخط کرنا جانتے ہیں۔ وہ تقریباً تین سو روپیہ ماہوار ان لڑکوں کی پڑھائی پر خرچ کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے کس خیال سے اتنے لڑکوں کو اپنے خرچ پر پڑھنے کے لئے بھیجا؟ اُنھوں نے کہا میں خود پڑھا ہوا نہیں اس لئے (دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتا اس وجہ سے میں نے تجویز کی کہ کچھ لڑکوں کو پڑھا کر ملک میں پھیلا دوں تا کہ میرے (دعوت الی اللہ) نہ کر سکنے کا اس طرح ازالہ ہو جائے۔ انھوں نے آئندہ کے متعلق بھی اپنی وصیت کا ذکر کیا جس میں ایک معقول رقم انھوں نے اس غرض کے لئے رکھی ہے کہ وہ اس طرح تعلیم پر خرچ ہوتی رہے۔

یہ ایک بہت معقول طریق ہے۔ مگر ہماری جماعت میں اس کی طرف توجہ کم ہے اگر الگ الگ نہیں تو کچھ جماعتیں مل کر لڑکوں کو پڑھنے کے لئے بھجوائیں اور وہ علم حاصل کر جائیں اور اپنے اپنے علاقوں میں (مربی) کا کام دیں تو اس طرح بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ (خطابات شوریٰ جلد1 ص281)

ورزش کرنے کی ضرورت

کچھ احباب نے تجویز پیش کی کہ جلسہ سالانہ کے معاً بعد ٹورنامنٹ رکھا جائے تا کہ کھیلوں میں دلچسپی سے احباب کی صحت بہتر ہو سکے۔ اس پر بہت سے احباب نے مختلف تجاویز پیش کیں جن پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا:۔

......ورزش کرنا سب ضروری سمجھتے ہیں۔ باقی یہ کہ کوئی خاص طریق ورزش کا سب کے لئے لازمی قرار دے دیا جائے یہ ناممکن ہے۔ بیمار، کمزور، معذور بھی ہوتے ہیں اس لئے جو فیصلہ ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ جماعت کے احباب ورزش ضرور کیا کریں اور امید کرتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں ورزش ضرور اختیار کریں گے۔ جس سے جسمانی صحت کو فائدہ پہنچے اور طاقت حاصل ہوتا کہ بوقت ضرورت وہ ملک اور مذہب کے لئے تیار ہو سکیں۔

اب کے جب میں لاہور گیا تو ایک جگہ موٹر خراب ہوگئی۔ وہاں قریب ہی کرکٹ کی کھیل ہو رہی تھی۔ کرکٹ کے ایک شوقین دوست ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے شوق ظاہر کیا کہ کھیل دیکھ لیں میں بھی وہاں چلا گیا۔ وہاں ہندوستان کے ایک مشہور لیڈر آ گئے اور مجھے دیکھ کر حیرانی سے کہنے لگے آپ بھی یہاں آ گئے میں نے کہا یہاں آنے میں کیا حرج ہے؟ کہنے لگے یہاں کھیل ہو رہی ہے۔ میں نے کہا میں تو خود ٹورنامنٹ کراتا ہوں اور کھیلنے بھی جاتا ہوں۔ پہلے فٹ بال بھی کھیلا کرتا تھا مگر اب صحت اسے برداشت نہیں کرتی۔ انہیں یہ باتیں سن کر بہت تعجب ہوا۔ گویا پڑھے لکھے مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال ہے کہ دین اور ورزش ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوار کی کھیل خود کراتے۔ آتا ہے ایک دفعہ تیراندازی کے موقع پر خود بھی خواہش ظاہر کی کہ میں بھی شامل ہوتا ہوں۔ صحابہؓ نے کہا آپؐ جس فریق کے ساتھ شامل ہوں گے اس کے خلاف کس طرح کوئی مقابلہ کے لئے کھڑا ہوگا۔

آپؐ حضرت عائشہؓ کے ساتھ مقابلۃً دوڑے۔ حضرت مسیح موعود منگلیاں پھیرا کرتے تھے۔ ایک دوست کے پاس اب بھی موجود ہے اور ایک ہمارے گھر میں ہے۔ میں نے خود بھی منگلیاں خریدیں۔ حضرت مسیح موعود کو پتہ لگا تو آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ۔ پہلے تو میں ڈرا کہ شاید ناراض ہوں مگر جب لے کر گیا تو دیکھ کر فرمانے لگے ہلکی ہیں مگر اب یہ نہیں پھیر سکتا۔ تو دونبیوں کے متعلق تو ہمیں معلوم ہے کہ ورزش میں حصہ لیتے تھے۔ خود رؤیا میں مجھے بتایا گیا کہ ورزش نہ کرنا بعض حالات میں گناہ ہوتا ہے کیونکہ پھر انسان دین کے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتا۔ پس میں دوستوں سے امید کرتا ہوں کہ جو کسی رنگ میں معذور نہ ہوں ایسی ورزشیں اختیار کریں جو صحت عمدہ بنانے، تکالیف برداشت کرنے کے قابل بنانے، بہادری اور جرأت پیدا کرنے والی ہوں۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص337)

سیاست میں راہنمائی

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ایسی پوزیشن حاصل ہو چکی ہے جو اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔ایک طرف ہماری جماعت جہاں اس بات کے لئے مقرر ہے کہ دنیا سے تاریکی کو مٹا کر روشنی قائم کرے، شرک کو مٹا کر توحید قائم کرے وہاں خدا ہی کے فضل کے ماتحت ہم سمجھتے ہیں کہ ہند میں سیاسیات کا حل بھی ہمارے ہی ساتھ وابستہ ہے۔ مجھے یاد ہے جب پہلے پہل میں نے سیاسی امور کے متعلق قلم اٹھایا تو اپنی جماعت کا بیشتر حصہ خیال کرتا تھا کہ یہ اپنی حد سے تجاوز ہے اور دوسروں کا بیشتر حصہ تو یہ کہتا کہ انہیں کیا سوجھی ہے۔ایک دور افتادہ گاؤں میں بیٹھ کر سیاسیات پر رائے زنی کرنے لگ گئے ہیں۔ان کی بات کون سنے گا اور کون اسے وقعت دے گا۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک معزز شخص کے متعلق بتایا انہوں نے کہا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ریلوے سٹیشن سے بھی گیارہ میل دور ایک گاؤں میں بیٹھ کر سیاسیات پر بحث کی جاسکتی ہے جو کہ روز بروز بدلتی رہتی ہیں۔غرض ایسی جگہ بیٹھ کر ہم نے یہ کام شروع کیا مگر جو خیالات ہم نے اس وقت پیش کئے آج مسلمانوں کی اکثریت ان کی تائید میں ہے اور پہلے اگر یہ اعتراض کیا جاتا تھا کہ ایک گاؤں میں بیٹھ کر انہیں جرأت ہی کیونکر ہوئی ہے کہ سیاسیات پر مضامین لکھیں اور مشورے دیں اب جو کتابیں میں نے سیاسی معاملات کے متعلق لکھی ہیں دوستوں نے بتایا کئی لوگ کہتے ہیں باہر سے لکھ کر بھیج دی جاتی ہیں اور ان کے نام سے شائع کر دی جاتی ہیں۔گویا اب یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ میرے نام سے شائع ہوتا ہے وہ میں نہیں لکھ سکتا کوئی اور لکھ دیتا ہے۔ پرسوں ہی ایک دوست کی چٹھی آئی جس میں وہ لکھتے ہیں مسلمانوں کا ایک وفد مسلمانوں کے حقوق کے متعلق ملنے گیا تو آپ کی کتاب پر نشان لگا کر لے گیا تا کہ ان باتوں کی بناء پر بحث کریں۔

غرض اب وہ وقت آ گیا ہے جب ہماری سیاسی رائے کو صحیح تسلیم کیا جا رہا ہے۔جس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری طرف سے مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان کے حقوق کی حفاظت کسی نفسانیت کے ماتحت نہیں ہوئی۔اگر ہمارے اندر نفسانیت ہوتی اور ہم اپنے ذاتی فوائد اور اغراض پیش نظر رکھتے تو ہم بھی صحیح نتیجہ پر نہ پہنچ سکتے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کو ایسی پوزیشن حاصل ہو گئی ہے کہ نہ صرف دین کی ترقی کا انحصار ہم پر ہے بلکہ کم از کم ہندوستان میں مسلمانوں کی دنیوی ترقی کا انحصار بھی ہم پر ہی ہے اور نہ صرف مسلمانوں کی دنیوی ترقی کا بلکہ سارے ہندوستان کی ترقی کا انحصار ہم پر ہے۔اس صورت میں ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم بے جا مسلمانوں ہی کی حمایت کریں بلکہ ہمارا یہ فرض ہے کہ جس پر ظلم اور زیادتی ہو اسی کی حمایت کریں خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان اور اس بات کو غیر مسلم معززین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری ہمدردی وسیع ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 ص 432)

ٹیلیفون لگوانے سے متعلق تجویز

نظارت اعلیٰ کی طرف سے ایک تجویز بعض دفاتر میں ٹیلیفون لگوانے سے متعلق تھی بعض ممبران کے اظہار رائے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

''آراء لینے کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس کی اہمیت کا زیادہ خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ ایک دوست کی طرف سے جو افریقہ سے چھٹی لے کر آئے ہوئے ہیں۔

یہ خواہش ظاہر کی گئی کہ ٹیلیفون کا سارا خرچ میں دے دوں گا۔ایک دوسرے دوست نے لکھا ہے اگر اس کے لئے الفضل میں اعلان کیا جائے تو سارا خرچ وصول ہو سکتا ہے۔میں کثرت رائے کی تائید کرتے ہوئے اس تجویز کی منظوری کا اعلان کرتا ہوں۔ ایک دوست نے اس تجویز کو میری طرف منسوب کیا ہے مگر تجویز کے الفاظ میں اس قسم کا کوئی ذکر نہ تھا۔ اور میں نے اس کی تردید کر دی تھی لیکن دراصل میری طرف سے ہی یہ تجویز تھی۔مگر آراء لینے سے قبل اس کا بتانا موزوں نہ تھا۔ تا کہ غور کرنے سے قبل میری محبت کی وجہ سے اس کے حق میں رائے نہ دی جائے۔

اس کی اصل ضرورت مجھے ہی پیدا ہوئی۔ جب کوئی دوست ملنے آتے ہیں تو انہوں نے دیکھا ہوگا کہ پہلے گھنٹی بجائی جاتی ہے۔اس پر دفتر کا کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے اور اسے جو کچھ کہنا ہو کہا جاتا ہے۔اسی طرح پرائیویٹ سیکرٹری کو روزانہ کم از کم 30,25 دفعہ اوپر آنا جانا پڑتا ہے لیکن اگر ٹیلیفون ہو تو جب کوئی ملاقات کے لئے آئے پرائیویٹ سیکرٹری ٹیلیفون کر کے پوچھ سکتا ہے کہ ملاقات کیلئے وقت مل سکتا ہے یا نہیں۔اسی طرح مجھے جو کچھ پوچھنا ہو ٹیلیفون کے ذریعہ پوچھ لیا کروں گا اگر کوئی اہم کام ہوا تو مل لیا کروں گا۔ ورنہ نہیں۔اس طرح میرا بھی وقت بچ جائے گا اور دفتر والوں کا بھی۔

دوسرے یہ بات دماغی کام کرنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ دوسرے نہیں اور عموماً دماغی کام کرنے والے کم ہوتے ہیں میں نے دیکھا ہے۔ کئی اہم مضامین الفضل اور سن رائز میں چھپنے سے اس لئے رہ جاتے ہیں کہ جب میرے ذہن میں آتے ہیں اس وقت اخبار والے پاس نہیں ہوتے کہ انہیں نوٹ کرا دوں اور جب وہ پوچھنے آتے ہیں اس وقت وہ باتیں ذہن میں نہیں ہوتیں۔ جب میں کوئی کتاب یا اخبار پڑھتا ہوں اس وقت کئی باتیں ایسی سامنے آتی ہیں جن پر لکھنا ضروری ہوتا ہے۔اگر ٹیلیفون ہو تو اسی وقت الفضل والوں کو ہدایت دے سکوں کہ فلاں امر کے متعلق اس طرح لکھو اس صورت میں اخبار والوں کو بھی کام کے متعلق زیادہ ہدایات حاصل ہو سکتی ہیں۔

تیسرے نظارتوں کو مجھ سے اپنے کام کے متعلق ملنے کی ضرورت ہوتی ہے۔مگر اس وقت میں علمی کام یا مطالعہ کر رہا ہوں تو اسے زیادہ دیر کے لئے چھوڑ نہیں سکتا لیکن اب اس طرح کرنا پڑتا ہے کہ میں اطلاع ہونے پر کام چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہوں اور ملنے والے کو بلانے اور اس کے آنے پر جو وقت صرف ہوتا ہے اس میں بے کار بیٹھا رہنا پڑتا ہے۔اگر کوئی ناظر صاحب آئیں اور مجھے اس وقت فرصت نہ ہو تو ان کا وقت ضائع ہوتا ہے لیکن ٹیلیفون ہو تو اس طرح وقت ضائع نہ ہوگا۔

چوتھے ایک اہم کام ہوتا ہے مگر اس وقت جو شخص ملاقات کر رہا ہوتا ہے وہ کسی اور کا پاس ہونا گوارا نہیں کرتا۔اسی طرح اس اہم کام کے متعلق مشکل پیش آتی ہے لیکن اس میں ملاقات کرنے والے کو کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ اس کی ملاقات کے دوران میں ہی میں کسی کو ٹیلیفون پر کوئی ہدایت دے دوں۔

غرض بہت سے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے ٹیلیفون کی ضرورت ہے۔اور اس سال تو منٹ منٹ پر مشورہ کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔اس لئے میں نے کہہ دیا تھا کہ ٹیلیفون لگا دیا جائے۔ میں غیر معمولی اخراجات کی مد سے خرچ کی منظوری دے دوں گا۔لیکن اس کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے سکیم سوچنے اور کمیٹی سے پوچھنے میں دسمبر آ گیا اس پر میں نے کہا اس معاملہ کو مجلس مشاورت میں پیش کر کے مشورہ کر لینا چاہئے۔ کیونکہ مجلس مشاورت کے انعقاد میں تھوڑا وقت رہ گیا ہے اب میں جماعت کی کثرت رائے کی تائید میں فیصلہ کرتا ہوں۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 ص 457)

دارالبیعت لدھیانہ

دارالبیعت لدھیانہ کی مرمت وغیرہ کا معاملہ پیش کیا گیا۔اس کے لئے احباب نے موقع پر ہی رقم جمع کر دی۔اس پر حضور نے فرمایا:۔

''میرے نزدیک یہ نہایت اہم معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ لدھیانہ کو باب لُدّ قرار دیا ہے جہاں دجال کے قتل کی پیشگوئی ہے۔ایسے مقام کے لئے جہاں قادیان سے بیعت لینے کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لے گئے جماعت میں خاص احساس ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفہ اوّل نے جب آپ سے بیعت لینے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا یہاں نہیں بیعت لی جائے گی پھر لدھیانہ میں بیعت لی۔ وہاں کے پیر احمد جان صاحب جو حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے ہی فوت ہو گئے وہ اُن لوگوں میں سے تھے جن کو خدا نے دعویٰ سے پہلے ہی آپ پر ایمان لانے کی توفیق دی۔اُنہوں نے حضرت مسیح موعود کو لکھا۔

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اُنہوں نے اپنی وفات کے وقت اپنے سب خاندان کو جمع کیا اور کہا حضرت مرزا صاحب مسیحیت کا دعویٰ کریں گے تم سب ایمان لے آنا۔ چنانچہ یہ سب خاندان ایمان لے آیا۔ پیر منظور محمد صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب آپ کے لڑکے ہیں اور حضرت خلیفہ اوّل کی اہلیہ ان کی لڑکی ہیں۔

میرا ارادہ ہے کہ اس مقام کا خاص طور پر نقشہ بنایا جائے اور بیعت کے مقام پر ایک علیحدہ جگہ تجویز کی جائے اور نشان لگا دیا جائے اور اس موقع پر وہاں جلسہ کیا جائے۔ چالیس آدمیوں سے حضرت مسیح موعود نے اس جگہ بیعت لی تھی۔ ان سب کے نام اس جگہ لکھ دیئے جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بار صحابہ سے بیعت لی۔ ہمارے ہاں یہ رواج نہیں رہا۔ میرا ارادہ ہے کہ جو دوست اس موقع پر وہاں جمع ہوں ان سے پھر بیعت لی جائے۔اور اس طرح اس مقدس مقام سے برکت حاصل کی جائے''۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 ص 471)

اصل چیز روحانیت ہے

میں دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اصل چیز روحانیت ہے اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے تو جس غرض کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ باطل ہو جائے گی۔ جب ہم تدابیر اختیار کرتے ہیں یا قانون بناتے ہیں تو یہ بات ہمارے مدنظر ہونی چاہئے کہ یہ سب ضمنی باتیں ہیں اور انہیں ہم اس لئے اختیار کرتے ہیں کہ ان کے اندر روحانیت کو مخفی کر دیا گیا ہے یا ان سے وابستہ کر دیا گیا ہے لیکن جس وقت ہم ان چیزوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ہمارے خیالات روحانیت سے ہٹ کر مادیات کی طرف چلے جاتے ہیں اور ہم اس خطرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ روحانیت ٹوٹ نہ جائے اس لئے ہمیں ہمیشہ بیدار رہنا چاہئے۔ گو ہم مادیات پر گفتگو کرنے کے لئے مجبور ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہم ایسا کرتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تدابیر سے کام لو اس لئے ہم ان سے کام لیتے ہیں ورنہ کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ پر ہی ہمارا توکل ہے۔ اگر ہم ہر وقت اپنے دل میں یہ خیال نہ رکھیں گے تو ہمارے دماغ مادی طور پر غور کرنے کے عادی ہو جائیں گے اور روحانیت تباہ ہو جائے گی۔ خوب یاد رکھو

ہمارے سارے کام خداتعالیٰ کے فضل سے ہی چلتے ہیں۔ میں اس قسم کے دعوے نہیں کیا کرتا کہ مجھے یہ کشوف اور یہ رؤیا ہوئے۔ مأموروں کے لئے تو ضروری ہوتا ہے کہ ایسا کریں مگر دوسروں کے لئے ضروری نہیں ہوتا مگر کئی لوگ ایسا کرتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ سے اس بارے میں حجاب رہا ہے اور بجائے اس کے کہ اس بارے میں اپنے لمبے تجربے سناؤں میں یہی چاہتا ہوں کہ خداتعالیٰ دوسروں سے بھی ایسا ہی سلوک ہو اور وہ بھی اسی طرح لذت حاصل کریں اور خداتعالیٰ کے فضل سے حصہ لیں لیکن بعض طبائع سمجھتی ہیں جو شخص جس چیز کا دعویٰ نہ کرے اس میں وہ ہوتی ہی نہیں اس لئے میں کہتا ہوں روحانیت سے میں ناواقف نہیں ہوں، شرم کی وجہ سے اپنی کیفیت بیان نہیں کرتا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ روحانیت کے بغیر سلسلہ ہی ہیچ ہے۔

تم سکول بناؤ، کالج بناؤ، یونیورسٹی بناؤ، کچھ بناؤ اگر تمہارے مدنظر یہ بات نہیں کہ یہ سب ضمنی باتیں ہیں اصل مقصد خداتعالیٰ کا قُرب اور اُس کا فضل حاصل کرنا ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ تمام قسم کی ترقیوں کے باوجود اگر تم اپنے اندر تذلّل نہیں محسوس کرتے تو پھر کوئی ترقی ترقی نہیں بلکہ تنزّل ہے۔ بیداری نہیں بے ہوشی ہے، زندگی نہیں موت ہے۔ اس کو مدنظر رکھنا اور اس کے پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا اوّلین فرض ہے۔ اصل کوشش اس بات کی ہونی چاہئے کہ نفسوں کے اندر یہ باتیں پیدا ہو جائیں۔ میں کبھی کبھی اشعار میں جو بظاہر عشقیہ معلوم ہوتے ہیں خاص باتوں کی طرف اشارہ کر جاتا ہوں۔ میں نے ایک شعر میں اِسی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ ؎

خلق و تکوینِ جہاں راست پہ سچ پوچھو تو
بات تب ہے کہ میری بگڑی بنائے کوئی

یعنی دنیا کی ترقی مجھے کیا نفع دے سکتی ہے اگر میرے اندر کوئی ترقی نہیں پیدا ہوئی۔ اس میں میں نے جماعت کو یہ بتایا ہے کہ ہمارے مدنظر یہ مقصد ہو کہ ہم کو یہ چیز حاصل ہو۔ اگر ہمیں حاصل نہیں تو پھر ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص تو ریوڑیاں کھارہا ہے اور دوسرا منہ چڑا رہا ہے۔ اس نقّال کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کی کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ بجائے دوسرے کے منہ کی شیرینی پر منہ مارنے کے اس کے منہ میں شیرینی آجائے۔ پس ہر احمدی کو روحانیت کی ترقی کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص519)

تجربہ شدہ صداقت

یہ ایسی چیز ہے، اتنی بڑی صداقت ہے اور اتنی دفعہ میں نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ دنیا کی موجودات اور مشاہدات میں سے اسے زیادہ ہی یقینی سمجھتا ہوں۔ میں نے اپنی ذات کے متعلق دیکھا ہے جب بھی خداتعالیٰ کے لئے نفس کو خالی کیا اتنی معلومات حاصل ہوئیں جو پہلے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں۔ خداتعالیٰ کے فرشتے ایسی کھڑکی کھول دیتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے سارے علوم اسی میں سے گزر کر جاتے ہیں۔ پس اگر کوئی اپنے آپ کو سچ مچ خداتعالیٰ کے آگے ڈال دے تو خداتعالیٰ اسے اس مقام پر پہنچنے کی توفیق دے گا جہاں اس کا منشاء ظاہر ہو جاتا ہے۔ کبھی اس کے اپنے دل کے ذریعہ، کبھی الہام کے ذریعہ جیسے انبیاء کو۔ کبھی غیر نبی بھی ذریعہ بن جاتا ہے جیسے اذان ہے۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو الہام نہیں کی گئی تھی بلکہ ایک صحابی کو الہام کی گئی تھی۔ پس دیکھو اتنی برکت والی چیز براہ راست رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ بتائی گئی بلکہ آپ کے ایک ادنیٰ غلام اور خادم کے ذریعہ بتائی گئی۔ جب اللہ تعالیٰ کے نبیوں تک کو شریعت کے امور بعض غیر نبیوں کے ذریعہ سے بتائے جاتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ عقل میری یا آپ کی ہی صحیح ہو۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں اپنے چھوٹے سے چھوٹے بھائی کے ذریعہ ایسی بات بتائی جائے کہ وہ ہمیں کامیابی تک پہنچادے۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص530)

آپس میں خطاب نہ کریں

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دوست جب کوئی بات پیش کرنا چاہیں تو آپس میں خطاب نہ کریں۔ یہ بات دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے ناجائز ہے۔ اس مجلس مشاورت کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ آپ صاحبان سے مشورہ لے رہا ہے اس لئے بات کرتے وقت مخاطب خلیفہ ہی ہونا چاہئے۔ یہ معمولی بات نہیں اس کی وجہ سے انسان کئی قسم کی ٹھوکروں سے بچ جاتا ہے۔ جب انسان کسی کو مدّ مقابل سمجھ کر کوئی بات کرتا ہے تو اسے غصہ آجاتا ہے لیکن جب مخاطب خلیفہ ہوگا تو پھر غصہ نہیں آئے گا۔ پس احباب کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ ایسے مواقع پر خلیفہ کو مخاطب کرکے بات کی جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بات کرتے وقت خلیفہ کا لفظ بولا جائے بلکہ یہ ہے کہ گفتگو کا رخ اس کی طرف ہو۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص535)

ہم نے دین کے خادم پیدا کئے

ہم نے دین کی خدمت کرنے والے آدمی پیدا کئے ہیں اور اس سرعت سے پیدا کئے ہیں کہ دنیا کی کوئی جماعت اس کی مثال نہیں پیش کرسکتی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس، مولوی غلام احمد صاحب مجاہد۔ مولوی اللہ دتہ صاحب یا اور جو (مربی) نکل رہے ہیں سوائے چند ایک پرانے آدمیوں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری کے باقی سب کے سب میرے زمانہ میں تیار ہوئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مدرسہ احمدیہ پر جو کچھ خرچ ہوا اسے سامنے رکھ کر دیکھو۔ نتیجہ نکلا ہے یا نہیں؟ ان کے مقابلہ میں کون سے آدمی ہیں جو غیر مبایعین پیش کرسکتے ہیں۔ ابھی چودھری فقیر محمد صاحب نے بتایا ہے کہ ایک نوجوان (مربی) نے جو حال ہی میں تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد (دعوت الی اللہ) کے کام پر لگایا گیا ہے ان کے علاقہ میں خوب کام کیا۔ اسی طرح دہلی میں ایک نوجوان (مربی) نے کامیاب مباحثہ کیا۔ ایسے آدمیوں کا پیدا ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ تمام ہندوستان میں ایسے لوگ نہیں پیدا ہو رہے۔ ندوہ بہت پرانی درسگاہ ہے وہ بھی ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص547)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

سرائیکی (Saraeki) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

جنوبی پنجاب (پاکستان) میں بکثرت بولی جانے والی زبان ''سرائیکی'' میں 1990ء میں ترجمہ قرآن کریم شائع ہوا۔

1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر سب سے پہلے منتخب آیات، احادیث اور اقتباسات حضرت مسیح موعود کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کیا گیا جسے شرف قبولیت عطا ہوا تب قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی ہدایت ملی۔ چنانچہ مکرم خان محمد صاحب لسکانی بلوچ، مولوی فاضل کو مکرم رفیق احمد نعیم صاحب ایم اے لسکانی بلوچ کی معاونت سے تفسیر صغیر سے مستند سرائیکی زبان میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جس کی نظر ثانی مکرم جمال الدین صاحب شمس مربی سلسلہ نے کی۔ ضروری اصلاحات کے بعد ڈیرہ غازی خان ہی کے ایک غیر احمدی دوست نے اس کی کتابت کی۔ کچھ پاروں کی کتابت کا ایک احمدی دوست منیر احمد کو بھی شرف حاصل ہوا۔ مکرم رفیق احمد نعیم صاحب پروف ریڈنگ کرتے رہے۔ تکمیل پر یہ مسودہ مرکز بھجوادیا گیا۔ 1990ء میں سرائیکی ترجمہ قرآن زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ اس کی طباعت نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ نے کرائی۔

جنوبی پنجاب میں بہت عرصہ پہلے بہاولپور کے ایک عالم مولوی عبدالحق صاحب مرحوم نے سرائیکی میں ترجمہ قرآن کیا تھا۔ اگرچہ اسے سرائیکی ترجمہ کہا جاتا ہے لیکن اس میں بروہی، بلوچی وغیرہ زبانیں بھی شامل تھیں جس کی وجہ سے اسے زیادہ پذیرائی حاصل نہیں ہوئی۔ اس لئے اس ترجمۃ القرآن کو مروج خالص سرائیکی زبان میں پہلا ترجمہ کہا جاسکتا ہے۔

اس کی اشاعت پر علماء کی طرف سے حسب معمول تبصرے ہوئے اور ان کی طرف سے ہمارے مترجمین کے خلاف 295ABC ت پ کے تحت مقدمہ درج ہوا اور انہیں جیل بھیجا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن مجید کے سرائیکی ترجمہ کے الزام میں گرفتاری اور اسیری پر مکرم خان محمد صاحب کے نام اپنے خط محررہ 9/فروری 1992ء میں تحریر فرمایا:

''قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے جرم میں سزا ہے جو یقیناً قابل فخر سزا ہے۔ اس کا اجر تو خداتعالیٰ ہی دے گا۔ مجھے تو اتنا پتہ ہے کہ قرآن مجید کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے والے بڑے خوش نصیب ہیں اور یہ ان کے لئے بہت بڑا ایوارڈ ہے۔ بدنصیب ہیں وہ جو نہیں سمجھتے کہ کیا کر رہے ہیں''۔

اسی طرح مکرم رفیق احمد نعیم صاحب کے نام ان کی اسیری کے دوران حضور نے اپنے خط محررہ 10/مارچ 1992ء میں تحریر فرمایا: ''آپ لوگوں نے قرآن مجید کی جو خدمت کی ہے وہ تاریخ کا حصہ بن چکی ہے۔ انشاءاللہ قومیں اس سے فیض پائیں گی''۔

انصاف پسند شرفاء نے اس ترجمہ کو بہت سراہا۔ چنانچہ روزنامہ ''دہر'' راجن پور نے اپنی یکم تا 15 جون 1992ء کی اشاعت میں ''قرآن حکیم کا سرائیکی ترجمہ'' کی جلی سرخی کے ساتھ لکھا:

''یہ ایک عظیم کارنامہ ہے اور سرائیکی وسیب کے لئے راہنمائی کا باعث بھی ہے''۔

تفصیلی خبر میں ہے کہ: ''نیشنل سٹوڈنٹ فیڈریشن کے ڈویژنل آرگنائزر میاں محمد اظہر نے ایک بیان میں ڈیرہ غازی خان کے مولوی خان محمد لسکانی اور رفیق احمد نعیم لسکانی کو خراج تحسین پیش کیا ہے جنہوں نے قرآن حکیم کا سرائیکی میں ترجمہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرائیکی زبان میں قرآن مجید جیسی عظیم الشان ابدی کتاب کا ترجمہ کرنا نہ صرف سرائیکی وسیب کے لئے راہنمائی کا باعث ہے بلکہ خود لسانی اعتبار سے بھی سرائیکی کی ایک انمول اور لازوال خدمت ہے جو قرآن سے محبت کرنے والوں پر احسان ہے۔ میاں اظہر نے مزید کہا کہ بعض فتویٰ فروش علماء نے قرآن کریم کی اشاعت کے خلاف مقدمہ بازی کرکے اپنی اسلام دوستی کا خوب ثبوت دیا ہے''۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد بلال صاحب ڈوگر مربی سلسلہ ایم ٹی اے تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم سردار نور احمد مرتضٰی صاحب تین چار روز سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ آکسیجن وغیرہ لگی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد فرید صاحب کارکن دفتر دارالقضاء تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم محمد شریف صاحب سابق کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ گزشتہ ڈیڑھ دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے نیز چلنے پھرنے میں بھی دشواری ہوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رفاقت احمد گوہر صاحب گولبازار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی محترمہ امۃ النصیر گوہر صاحبہ بنت حضرت میاں علی گوہر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مختصر علالت کے بعد مورخہ 9 جولائی 2011ء کی رات تقریباً دس بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ خدا کے فضل سے نظام وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 77 برس تھی۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 10 جولائی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ واپڈا کے محکمہ سے بطور ڈپٹی مینیجر کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد APWA ہوسٹل لاہور میں آنریری وارڈن کے طور پر تاوفات خدمات بجا لا رہی تھیں جب کوئی بھی احمدی لڑکی APWA ہوسٹل میں داخل ہونے کیلئے جاتی تو آپ اس سے خصوصی شفقت سے پیش آتیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ غرباء کی مالی امداد دل کھول کر کرتیں تھیں۔ جو کچھ پاس ہوتا غرباء میں تقسیم کر دیتیں۔ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود سے آپ کو گہری عقیدت ومحبت تھی۔ اور خاندان اقدس کی خواتین سے ذاتی تعلقات تھے اور جو خواتین آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ ان سے تادم آخر تعلق نبھایا۔ میل جول اور رابطہ رکھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ پھوپھی جان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم مبارک احمد صاحب صدر دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے پیارے ابا جان محترم چوہدری مرزا خان صاحب اور بھابھی جان محترمہ نسیم اختر احمد صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب امیر جماعت ہمبرگ جرمنی کی وفات پر عزیزوں، دوستوں اور ملنے والوں نے دلی ہمدردی فرمائی اور اس موقع پر ہمارے صدمات میں برابر کے شریک ہوئے احباب نے میرے گھر آ کر بذریعہ فون اور خطوط کے ذریعہ تعزیت کی۔ تمام احباب کو فرداً فرداً خطوط کے جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں۔ میں ان تمام احباب کا تہہ دل سے ممنون ومشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور صحت سلامتی خدمت دین والی درازی عمر عطا فرمائے نیز درخواست دعا ہے کہ میرے والد محترم چوہدری مرزا خان صاحب اور بھابھی جان محترمہ نسیم اختر احمد صاحبہ کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم زاہد اسلام صاحب ولد مکرم حمیدالدین صاحب وصیت نمبر 47868 نے سال 2005/2006 میں 30/16 محلہ دارالنصر وسطی ربوہ سے وصیت کی تھی۔ ان کا دسمبر 2008ء تک دفتر وصیت سے رابطہ رہا ہے اس کے بعد سے لے کر تاحال ان کا دفتر وصیت سے رابطہ منقطع ہے اگر موصوف خود یا ان کے عزیز واقارب یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

داخلہ مدرسۃ الظفر

مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ اپنی درخواست والد/سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بمعہ ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ انٹرویو سے قبل دفتری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

شرائط برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

☆ امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

امیدواران درخواست میں نام، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی ضرور لکھیں۔ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں اور رزلٹ کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی دفتر نظامت ارشاد وقف جدید میں بھجوائیں۔

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبی ؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

نوٹ: انٹرویو کے وقت میٹرک ایف اے/ایف ایس سی کی اصل سند/رزلٹ کارڈ ساتھ لائیں۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

فون نمبر: 047-6212968

فیکس نمبر: 047-6214329

(ناظم ارشاد وقف جدید)

حضرت مولوی جمال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

بیعت: 1889ء

وفات: 22 جولائی 1905ء

حضرت مولوی جمال الدین سید والا کے رہنے والے تھے۔ اس وقت سید والا ضلع منٹگمری (ساہیوال) میں تھا اب ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ آپ ایک قافلہ کے ساتھ پیدل قادیان آئے۔ حضور آپ کو قادیان میں بار بار آنے کی تاکید فرماتے رہتے۔ آپ نے 1889ء میں حضرت اقدس کی بیعت کی۔ حضرت میاں عبداللہ ٹھٹھہ شیر کا کی بیعت (رجسٹر بیعت نمبر 148) آپ ہی کے ذریعہ ہوئی تھی۔ جون 1897ء قادیان جلسہ ڈائمنڈ جوبلی میں آپ کو پنجابی میں تقریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آئینہ کمالات اسلام میں جلسہ 1892ء تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی اور کتاب البریہ میں اپنی پُرامن جماعت کے ضمن میں آپ کا ذکر ہے۔

22 جولائی 1905ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت اقدس نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ کی تدفین سید والہ میں ہوئی۔ ایک مرتبہ دریائے راوی کے سیلاب سے آپ کی قبر متاثر ہو رہی تھی کہ مقامی دوستوں نے دوسری جگہ میت کی تدفین کی۔ 7 دسمبر 1905ء کو حضور نے وفات پا جانے والے احباب کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا۔

”......سال گزشتہ میں ہمارے کئی دوست جدا ہو گئے۔ مولوی جمال الدین سید والا بھی، مولوی شیر محمد ہوجن والے بھی، اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ میں کوئی مصالح رکھے ہوں گے اس سال میں حزن کے معاملات دیکھنے پڑے۔“

آپ کے بیٹے مولوی نورالدین صاحب کے علاوہ بیٹیاں تھیں۔ حضرت مولوی جمال الدین صاحب کے دو پوتے مولوی سراج الحق صاحب اور مولوی رمضان الحق صاحب تھے۔ حضرت مولوی جمال الدین صاحب کے ایک داماد حضرت مولوی عبدالحق صاحب رفیق تھے۔

(اصحاب صدق وصفا 106)

کیپسول ذیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

امداد طلباء کی مد میں بھی رقوم بھجوائیں

مخیر حضرات اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غیب سے بڑی بڑی رقوم عطا فرما دیتا ہے۔ مثلاً پرائز بانڈز، بونس، منافع وغیرہ تو ایسے موقع پر ان طلبہ کو یاد رکھا جائے تو جو پرائمری سے Ph.D تک تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور فیس کتب، کمپیوٹرز اور یونیفارم، مقالہ جات وغیرہ کیلئے بذریعہ وظائف امداد چاہتے ہیں ان مستحق طلبہ کی کافی مدد ہو سکتی ہے۔ اس وقت بعض طلبہ کو ایک ایک لاکھ روپیہ تعلیمی اخراجات کی ضرورت ہے جن کی تعداد بیسیوں ہے۔ امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

(نگران امداد طلباء)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں اردو، انگریزی اور مطالعہ پاکستان پڑھانے کیلئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت جو اپنے آپ کو اس خدمت کیلئے پیش کرنا چاہیں ضروری ہے کہ انہوں نے ایم۔اے کیا ہو۔ جن احباب نے بی۔ایڈ یا ایم ایڈ بھی کیا ہو یا کالج میں پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں انہیں ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم اپنی درخواست کے ساتھ میٹرک تا ایم۔اے کی اسناد کی فوٹو کاپی اور تجربہ کا ثبوت لف کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

اعلان داخلہ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف فیشن اینڈ ڈیزائن نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی ایس (4 سالہ) فیشن ڈیزائن

بی ایس (4 سالہ) فیشن مارکیٹنگ اینڈ مرچنڈائزنگ اینڈ پروموشن

B.Des/BS 4 سالہ ٹیکسٹائل ڈیزائن

B.Des/BS 4 سالہ جیولری ڈیزائن اینڈ جیمولوجیکل سائنسز، فرنیچر ڈیزائن اینڈ مینوفیکچرنگ لیدر اسیسوریز اینڈ فٹ ویئر، سرامکس اینڈ گلاس ویئر

داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 12/اگست 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ www.pifd.edu.pk کریں۔

فون 042-35315401-09

UAN NO:111-444-111

(نظارت تعلیم)

خبریں

ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیتے رہیں گے

پاکستان اور سعودی عرب نے معیشت سمیت تمام شعبوں میں دوطرفہ تعاون بڑھانے اور خطے میں امن وسلامتی کیلئے مشترکہ کوششیں جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے۔ یہ اتفاق صدر زرداری کی سعودی فرمانبروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز سے شاہی محل میں ملاقات میں کیا گیا۔ ملاقات میں دونوں ممالک کے باہمی تعلقات، دوطرفہ اقتصادی تعاون، مشرق وسطیٰ، جنوبی ایشیاء اور افغانستان کی صورتحال، دہشت گردی کے خلاف جنگ اور دیگر امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ شاہ عبداللہ نے عسکریت پسندی کے خلاف لڑائی میں پاکستان کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیتا رہے گا۔

بھارت اور امریکہ میں سول نیوکلیئر ٹیکنالوجی پر مذاکرات ناکام

نیوکلیئر ٹیکنالوجی اور افغانستان میں طالبان سے مذاکرات کے حوالے سے پائے جانے والے اختلافات بھارت اور امریکہ کے درمیان تعلقات پر چھائے رہے۔ امریکہ بھارت کی جانب سے سخت جوہری قانون سازی کا خاتمہ چاہتا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے کہا کہ بھارت پاکستان اور افغانستان کے ساتھ اقتصادی تعاون کیلئے مزید اقدامات کرے۔ گیس پائپ لائن جیسے علاقائی منصوبوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

انجم عقیل کو شوکاز نوٹس جاری، 8 کارکنوں کی رکنیت معطل

مسلم لیگ (ن) نے کرپشن میں گرفتار رکن قومی اسمبلی انجم عقیل کو شوکاز نوٹس جاری کرتے ہوئے انجم عقیل کے مبینہ فرار میں ملوث 8 پارٹی کارکنوں کی رکنیت معطل کر دی ہے۔ انجم عقیل کو شوکاز نوٹس (ن) لیگ کی انضباطی کمیٹی نے جاری کیا اور ان سے 30 جولائی تک جواب مانگا گیا ہے۔

رمضان پیکیج، یوٹیلیٹی سٹورز پر 16 اشیاء کی قیمتوں میں 4 سے 40 روپے تک کمی

اقتصادی رابطہ کمیٹی نے رمضان ریلیف پیکیج کی منظوری دے دی جس کے تحت یوٹیلیٹی سٹورز پر آٹے، گھی، تیل سمیت دیگر 16 اشیاء کی قیمتوں میں 4 سے 40 روپے تک کمی کی جائے گی۔ آٹا 22، چائے 495 اور گھی 147 روپے کلو دستیاب ہوں گے۔ دودھ 70 روپے ملے گا۔ دال مونگ، دال ماش، بیسن، کھجور، چاول اور مشروبات کی قیمتوں پر 10 روپے سبسڈی دی گئی ہے۔ دال چنا 67 روپے اور ثابت چنے 132 روپے کلو ملیں گے۔ تمام مصالحہ جات پر بھی 10 فیصد سبسڈی دی جائے گی۔

بجلی کی قیمت میں اضافہ کی منظوری

نیپرا نے بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے ٹیرف کا فیصلہ جاری کر دیا۔ بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کو 61 پیسے فی یونٹ اضافے کی منظوری دی گئی۔ ٹیرف میں اضافے کی منظوری ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ کی مد میں دی گئی۔ اضافے کا اطلاق آئندہ ماہ کے بلوں میں ہوگا۔

جعفر آباد میں ایک گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ

جعفر آباد ڈیرہ اللہ یار بائی پاس پر ایک گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں 4/افراد جاں بحق اور 7 زخمی ہو گئے۔ دھماکہ موٹر سائیکل میں نصب ریموٹ کنٹرول کے ذریعے کیا گیا۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال جعفر آباد میں جبکہ شدید زخمیوں کو جیکب آباد ہسپتال میں منتقل کیا گیا ہے۔

پنجاب میں دسویں کے نتائج کا اعلان مؤخر

بورڈ حکام کی غفلت اور کمپیوٹرائزڈ نظام کی ناکامی کے باعث ملکی تاریخ میں پہلی بار پنجاب بھر کے ثانوی تعلیمی بورڈز میٹرک پارٹ ٹو کے نتائج کے بروقت اعلان نہ کر سکے اور اب یہ نتائج غیر معینہ مدت تک موخر ہو گئے ہیں۔

ربوہ میں طلوع و غروب 22 جولائی

طلوع فجر	3:48
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:14

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید و فروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

فارن کوالیفائیڈ چائلڈ سپیشلسٹ
ڈاکٹر میاں رؤف احمد ناصر گولڈ میڈلسٹ
ایم بی بی ایس، ڈی سی ایچ (لاہور)
ایم ڈی (امراض بچگان) آر ایم پی (پاک)
تمام امراض بچگان کے مکمل علاج معالجہ و مشورہ کیلئے مکمل اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
ناصر چلڈرن ہسپتال
نزد اقصیٰ چوک دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ
فون نمبر 03334381939,047-6005775

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact#: 0302-7681425 & 047-6211298

FR-10

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000
ائیر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

سروس اسٹیشن رینٹ یا (ٹھیکہ) پر دستیاب ہے۔
اٹک پٹرولیم احمد نگر
0321-7817200